

## 23420- کیا شادی سے قبل محبت کرنا افضل ہے

### سوال

کیا اسلام میں محبت کی شادی زیادہ کامیاب ہے یا والدین کا اختیار کردہ رشتہ؟

### پسندیدہ جواب

محبت کی شادی مختلف ہے، اگر تو طرفین کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی شرعی حدود نہیں توڑی گئیں اور محبت کرنے والوں نے کسی معصیت کا ارتکاب نہیں کیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ ایسی محبت سے انجام پانے والی شادی زیادہ کامیاب ہوگی، کیونکہ یہ دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت کی وجہ سے انجام پائی ہے۔

جب کسی مرد کا دل کسی لڑکی سے متعلق ہو جس کا اس کا نکاح کرنا جائز ہے یا کسی لڑکی نے کسی لڑکے کو پسند کر لیا ہو تو اس کا حل شادی کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے)۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) بوسیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی السلسلۃ الصحیحہ (624) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سنن ابن ماجہ کے حاشیہ میں سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ کا لکھتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے)

یہاں پر لفظ "متحابین" تثنیہ اور جمع دونوں کا احتمال رکھتا ہے، اور منعی یہ ہوگا: اگر محبت دو کے مابین ہو تو نکاح جیسے تعلق کے علاوہ ان کے مابین کوئی اور تعلق اور دائی قرب نہیں ہوسکتا، اس لیے اگر اس محبت کے ساتھ ان کے مابین نکاح ہو تو یہ محبت ہر دن قوی اور زیادہ ہوگی۔ انتھی۔

اور اگر محبت کی شادی ایسی محبت کے نتیجے میں انجام پائی ہو جو غیر شرعی تعلقات کی بنا پر ہو مثلاً اس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں ایک دوسرے سے خلوت کرتے رہیں اور بوس و کنار کریں اور اس طرح کے دوسرے حرام کام کے مرتکب ہوں، تو یہ اس کا انجام برا ہی ہوگا اور یہ شادی زیادہ دیر نہیں چل پائے گی۔

کیونکہ ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفت کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پر رکھی ہے جس کا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور توفیق نہیں ہوگی، کیونکہ معاصی کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے۔

اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سب باخ دکھا رکھے ہیں کہ اس طرح کی محبت جس میں شرعی مخالفت پائی جائے کرنے سے شادی زیادہ کامیاب اور دیر پائا بت ہوتی ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ دونوں کے مابین شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک اور شبہ میں ڈالیں گے، تو خاوندیہ سوچے گا کہ ہوسکتا ہے جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اور سے بھی تعلقات رکھی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہو چکا ہے۔

اور اسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اور شک کرے گی کہ جس طرح میرے ساتھ اس کے تعلقات تھے کسی اور کسی لڑکی کے ساتھ بھی ہوسکتے ہیں اور ایسا اس کے ساتھ ہو چکا ہے۔

تو اس طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی شک و شبہ اور سوء ظن میں زندگی بسر کریں گے جس کی بنا پر جلد یا دیر سے ان کے ازدواجی تعلقات کشیدہ ہو کر رہیں گے۔

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی پر یہ عیب لگائے اور اسے عار دلانے اور اس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے اور اس پر راضی رہی جو اس پر طعن و تشنیع اور عار کا باعث ہوگا اور اس وجہ سے ان کے مابین حسن معاشرت کی بجائے سوء معاشرت پیدا ہوگی۔

اس لیے ہمارے خیال میں جو بھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنا پر انجام پائے گی وہ غالباً اور زیادہ دیر کامیاب نہیں رہے گی اور اس میں استقرا نہیں ہوسکتا۔

اور والدین کا اختیار کردہ رشتہ نہ تو سارے کا سارا بہتر ہے اور نہ ہی مکمل طور پر برا ہے، لیکن اگر گھر والے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اور بہتر انداز کا مظاہرہ کریں اور عورت بھی دین اور خوبصورتی کی مالک ہو اور خاوند کی رضامندی سے یہ رشتہ طے ہو کہ وہ اس لڑکی سے رشتہ کرنا چاہے تو پھر یہ امید ہے کہ یہ شادی کامیاب اور دیر پا ہوگی۔

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو یہ اجازت دی اور وصیت کی ہے کہ اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھے :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اسے دیکھ لو کیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرا کا باعث بنے گا)

سنن ترمذی حدیث نمبر (1087) سنن نسائی حدیث نمبر (3235) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن کہا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ (ایسا کرنا تمہارے درمیان زیادہ استقرا کا باعث ہوگا) کا معنی یہ ہے کہ اس سے تمہارے درمیان محبت میں استقرا پیدا ہوگا اور زیادہ ہوگی۔

اور اگر گھر والوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اور صحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن خاوند اس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اور اس میں استقرا نہیں ہوگا، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ چیز غالباً دیر پا ثابت نہیں گی۔

واللہ اعلم۔